سوال

(333) شادی کے بعد والدین کا شادی کے لیے راضی ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نکاح کے لیے لڑکا اور لڑکی رضا مند ہیں، لیکن والدین اس میں رکاوٹ ہیں، لڑکی گھر سے بھاگ کر لڑکے سے نکاح کر لیتی ہے، اس کے بعد والدین بھی راضی ہو جاتے ہیں، تو کیا یہ شادی صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ نکاح صحیح نہیں ہے اگرچہ اس کے بعد والدین راضی ہو جائیں، کیونکہ نکاح کے لیے ولی یعنی سرپرست کی اجازت ضروری ہے، جو عورت اپنے سرپرست کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیتی ہے، حدیث میں اس کے متعلق سخت وعید آئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کو زانیہ اور بدکار کہا ہے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

''کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت خود اپنا نکاح کرے، بلاشبہ وہ عورت زانیہ ہے جس نے اپنا نکاح خود کر لیا۔'' [1]

اگر اس کے والدین، اس نکاح کو قبول کر لیتے ہیں اور اس کے متعلق اپنی رضا مندی کا اظہار کرتے ہیں تو بھی نکاح دوبارہ کیا جائے گا کیونکہ پہلا عقدِ نکاح صحیح نہیں تھا، ان دونوں لڑکی اور لڑکے کو اللہ تعالیٰ سے اس غیر شرعی اقدام پر معافی مانگنا ہوگی اور فوراً علیحدگی اختیار کر کے دوبارہ سرپرست کی اجازت سے نکاح کیا جائے، پہلے نکاح کو شریعت تسلیم نہیں کرتی اگرچہ والدین نے اس پر اظہار رضا مندی کر دیا ہو۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابن ماجہ، النکاح: ۱۵۲۷۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:302

محدث فتویٰ